

مسکین کو کھانا اور ان کی ترغیب دینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ

X☆X☆X

اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد سے متعلق جو احکام نازل فرمائے، اُن میں سے ایک انتہائی سنگین نوعیت کا حکم مسکین کو کھانا کھلانا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دینا ہے۔ کھانا کھلانے کی ترغیب دینے سے مراد ہے کہ گھر والوں اور دیگر مسلمانوں کو تاکید کی جائے کہ جب کوئی سوالی کھانا مانگے تو اُس کو کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا جائے اور سوال نہ کرنے والے مسکین کے لئے بھی اپنی استطاعت کے مطابق کھانے کا بندوبست کیا جائے۔ طعام المسکین کا مطلب دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ مُرغے اڑانا نہیں بلکہ ایسے لوگوں کو کھانا کھلانا ہے جن کے گھر دو وقت کا چولہا بھی مشکل سے جلتا ہو۔ کسی مسکین کو کھانا کھلا دینا یا اس نیکی کی ترغیب تک نہ دینا بظاہر معمولی بات ہے، لیکن حقیقتاً یہ کسی کو جتنی یا جتنی بنانے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طعام المسکین سے اعراض کرنے والوں کے لئے انتہائی غضب کا اظہار فرمایا ہے۔

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ اَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْاٰیٰتِ ۙ فَذٰلِكَ الَّذِي

يَدْعُ الْاٰتِیْمَ (۲) وَ لَا يَحْضُرْ عَلٰی طَعَامِ الْمَسْكِيْنَ (۳) ﴾ [الماعون: 107]

”کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو انصاف ہونے کو جھٹلاتا ہے؟ سو یہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا“
[☆: انسانوں کے ساتھ انصاف کا تقاضا ہے کہ نیک لوگوں کو جزا اور گناہ گاروں کو سزا ملے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انسانوں سے کئی بار وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن نیک مومنین کو بہترین جزا ملے گی اور نافرمان گناہ گاروں کو بدترین سزا۔ جو کوئی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا، گویا اُس کا قیامت کے دن انصاف ہونے پر یقین ہی نہیں ہے۔ وہ طعام المسکین کو بے کار اور پیسے کا ضیاع سمجھتا ہے۔]

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ (۳۳) وَ لَا يَحْضُرْ عَلٰی طَعَامِ الْمَسْكِيْنَ (۳۴)

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَمِيْمٌ (۳۵) وَ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غَسْلِيْنَ (۳۶) ﴾

”یقیناً وہ عظمت والے اللہ پر یقین نہ رکھتا تھا اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ سو قیامت کے دن اُس کا کوئی دوست نہ ہوگا اور سوائے پیپ کے کوئی کھانا نہ ہوگا“ [الحاقة: 69]
[☆: مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب تک نہ دینے کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے۔ جس کا ایمان جتنا کمزور ہوگا، وہ اس نیکی سے اتنا ہی دور ہوگا۔ جو فاقے کرنے والوں کی مدد نہیں کرتا، قیامت کے دن اُس کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ مسکین کو کھانا کھلانا تو دور کی بات ہے، جو لوگوں کو اس نیکی کی ترغیب تک نہیں دلاتا، قیامت کے دن اُس کا کھانا دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والی پیپ ہوگا۔]

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ (39) فِي جَنَّتِ يَتَسَاءَلُونَ (40) عَنِ الْمُجْرِمِينَ (41)

مَا سَأَلَكُمْ فِي سَفَرٍ (42) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (43) وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمَسْكِينِ ﴿

”مگر دائیں طرف والے باغوں میں ہیں۔ وہ گناہ گاروں سے پوچھتے ہیں، تم جہنم میں کیوں جھونک دیے گئے؟ وہ بولے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلاتے تھے“ [المدثر: 74]

﴿ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (متعلقہ گناہ کرنے والے سے) فرمائیں گے:

[اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی۔] بندہ کہے گا اے میرے رب! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا جب کہ آپ

رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: [کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے، سو تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا

کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس (بیمار) کے پاس پاتا؟۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔]

بندہ کہے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا جب کہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: [کیا تجھے علم نہیں تھا کہ

میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا؟ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو یہ (جو) میرے پاس

پالیتا؟ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔] بندہ کہے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا

جب کہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: [میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے اس کو پانی نہ پلایا۔ کیا تجھے علم

نہیں تھا کہ اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو یہ (جو) میرے پاس پالیتا؟] [رواہ امام مسلم] [☆: کوئی قیامت کے دن اللہ کی تفتیش کو معمولی نہ سمجھے۔]

﴿ أم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔“ میں نے کہا اے

اللہ کے رسول! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس کے دائیں ہاتھ میں نامیہ اعمال دیا گیا اس کا آسان حساب ہو

گا؟ (یعنی حساب تو دائیں ہاتھ میں نامیہ اعمال ملنے والوں کا بھی ہو گا تو وہ کیوں ہلاک نہ ہوں گے؟) محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو پیشی ہے۔ مومنین رب کے

سامنے پیش کئے جائیں گے۔ جس کا مناقشہ ہوا (یعنی جس سے گناہ کے بارے میں پوچھا گیا) وہ مارا گیا۔“ (صحیح بخاری، تفسیر سورہ انشقاق)

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْطَعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطَعَمَهُ؟ إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (47) ﴿

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق اللہ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر

مومنین سے کہتے ہیں کیا ہم اُسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ تم تو کھلی گمراہی میں ہو“ [یس: 36]

[☆:- ”کافر“ اللہ کی شریعت کا انکار کرنے والے یا ناشکرے کو کہا جاتا ہے۔ جو طعام المسکین پر اعتراض کرتا ہے، وہ اللہ کی رزق کی تقسیم پر

اعتراض کر کے کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ جو طعام المسکین پر مال خرچ نہیں کرتا، وہ اللہ کے عطا کردہ فراخ رزق کی ناشکری کرتا ہے۔]

﴿اللَّهُ ﷻ ﻧَﻌَﻤَ ﻓَﺮَﻣَﺎ ﻳَﺎ: ﴿وَمَا أَذْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكَرَبَهُ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَمٌ فِي

يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾﴾ [البلد: 90]

”اور تمہیں کیا معلوم کہ مشکل گھاٹی کیا ہے؟ گردن چھڑا دینا یا بھوک کے دن کھانا کھلانا، رشتے دار یتیم کو یا مٹی میں رُلے ہوئے مسکین کو“

[☆:- مشکل گھاٹی سے مراد ایسی نیکی ہے جس کا کرنا انسان کو مشکل لگتا ہے۔ گردن چھڑانے سے مراد کسی قیدی کو رہا کروانا یا قرض میں

پھنسے ہوئے انسان کا قرضہ ادا کر دینا ہے۔ اپنے خاندان میں کسی محتاج یتیم کو کھانا کھلانا افضل ہے اور اس کے بعد بے سروسامان مسکین کو۔]

﴿حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی مسلمان کو اُس کے پاس لباس نہ ہونے کی

صورت میں لباس پہناتا ہے، اللہ اُس کو سخت میں سبز رنگ کا لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اُس کے بھوکے ہونے کے

وقت کھانا کھلانا ہے، اللہ اُس کو سخت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اُس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے، اللہ

اُس کو مہرزوہ نفیس شراب پلائے گا۔“ [رواہ امام ابوداؤد و الترمذی] [☆: احسان اور مدد کرنے میں اہل توحید مومن کو ترجیح دینی چاہیے۔]

﴿حضرت عبداللہ بن سلامؓ (جو اسلام لانے سے پہلے عبرانی عالم تھے) روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ

کے چہرہ مبارک کو غور سے دیکھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا چہرہ مبارک کسی جھوٹے جیسا چہرہ نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے جو باتیں

سب سے پہلے ارشاد فرمائیں وہ یہ تھیں: ”اے لوگو! السلام علیکم کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی (رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک) کرو اور رات کو

جب لوگ سو رہے ہوں تو نوافل ادا کرو، تم سلامتی کے ساتھ سخت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ [رواہ امام ترمذی، وابن ماجہ و الامام اللؤلؤی]

﴿اللَّهُ ﷻ ﻧَﻌَﻤَ ﻓَﺮَﻣَﺎ ﻳَﺎ: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيْمًا وَأَسِيرًا ﴿۸﴾ إِنَّمَا

نُطْعِمُكُمْ لِرُوحِهِ اللَّهِ لََّا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَ لََّا شُكُورًا ﴿۹﴾ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا

عَبُوسًا قَمَطِرِيرًا ﴿۱۰﴾ فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَصْرَةً وَ سُرُورًا ﴿۱۱﴾﴾ [ذہر: 76]

”اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی محبت پر (خود کھانے کی خواہش کے باوجود یا اللہ کی محبت میں) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو (اور کہتے ہیں) بے شک ہم تمہیں

صرف اللہ کی خوشی کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکرگزاری۔ ہمیں اپنے رب سے اُس دن کا ڈر لگتا ہے جو

چہروں کو بگاڑنے والا اور بڑی سختی والا ہوگا۔ سو اللہ انہیں اُس دن کی سختی سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور خوشی عنایت فرمائے گا“

[☆:- جب انسان کو خود بھوک لگی ہو، اُس وقت کسی مسکین کو صرف اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلا دینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ لیکن کھانا

کھلانے کا مقصد کسی غریب سے بدلے میں کام کروانا یا اپنی تعریفیں کروانا نہیں ہونا چاہیے۔ جو اہل توحید مومن قیامت کی ہولناکیوں اور

حساب و کتاب کی سختی سے بچنے کی غرض سے طعام المسکین کا بندوبست کرے، اللہ نے اُسے تازگی اور خوشی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔]

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ

www.zarbaaahan.com

Zarba_c_aahan Islamic Research Group